روزنامہ
الفضل ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | سوموار ۔ ۲۱ ربیع الثانی ۱۴۱۳ھ ۔ ۱۹ اخاء ۱۳۷۱ہش ۔ ۱۹ اکتوبر ۱۹۹۲ء | نمبر ۲۴۰

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تقویٰ اختیار کرو

اللہ کا تقویٰ اختیار کرو یعنی اپنی زندگیوں کو اس طرح پاکیزہ اور مطہر اور بنی نوع انسان کی ہمدرد اور خدا تعالیٰ کی مخلوق کی خدمت کرنے والی بنا دو کہ خدا تعالیٰ یہ جان لے کہ میرے بندوں نے یہ کوشش کی ہے کہ خود کو اس قابل بنا دیں کہ میں ان کے لئے ڈھال بن جاؤں اور ان کی حفاظت کروں۔

(ارشاد حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

کینیڈا میں ایک بیت الذکر کی افتتاحی تقریب سے مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا بھر سے حضرت امام جماعت احمدیہ کا خطاب

اگر دنیا کو امن کا گہوارہ بنانا ہے تو خدا کی محبت اپنے اندر پیدا کرو

انسانیت کا احترام مشترکہ ورثہ ہے مذاہب کی جنگوں کا ذکر بعد میں ہونا چاہیئے

کینیڈا کے گورنر جنرل، وزیر اعظم، ایک صوبے کے وزیر اعلیٰ اور وفاقی وزراء کی طرف سے مبارکباد کے پیغامات

سات شہروں کے میئر صاحبان نے آج کے دن کو جماعت احمدیہ کی بیت الذکر کا دن قرار دینے کا اعلان کر دیا

کینیڈا: ۱۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے کینیڈا میں جماعت احمدیہ کی ایک بیت الذکر کا افتتاح کرتے ہوئے دنیا بھر کے انسانوں کو مواصلاتی سیارے کے ذریعے خطاب کرتے ہوئے نصیحت فرمائی ہے کہ اگر دنیا کو امن کا گہوارہ بنانا ہے تو خدا کی محبت اپنے اندر پیدا کرو۔ دنیا بھر کے مذاہب کی جنگ کا مقصد ایک دوسرے کو اپنی بات کا قائل کرنا ہے لیکن اس سے پہلے یہ بات آتی ہے کہ انسانیت کا احترام ایک مشترکہ ورثہ ہے۔ اس کو اپنے سامنے رکھیں اس کے بعد باہمی جنگیں آتی ہیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ خطاب کینیڈا سے مواصلاتی سیارے کے ذریعے دنیا بھر کے ممالک میں براہ راست ٹیلی کاسٹ کیا جا رہا تھا۔ اس سے قبل حضور ایدہ اللہ کے جو خطبات ٹیلی کاسٹ کئے گئے وہ امریکہ اور کینیڈا میں نہیں دیکھے گئے تھے لیکن بیت الذکر کے افتتاح کی یہ تقریب امریکہ اور کینیڈا میں بھی دکھائی گئی۔ اس طرح سے یورپ۔ امریکہ۔ ایشیا۔ افریقہ اور آسٹریلیا سمیت ساری دنیا میں مواصلاتی سیارے کے ذریعے حضور ایدہ اللہ کا خطاب اور تقریب کی دیگر تقاریر براہِ راست نشر کی گئیں۔ تقریب کے مقررین اور حضور ایدہ اللہ کے خطابات انگریزی میں تھے۔ لیکن ساتھ ساتھ اردو ترجمہ نشر کیا جا رہا تھا۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ نے جماعت احمدیہ کے افراد کو خصوصی طور پر مخاطب کرتے ہوئے فرمایا کہ اگر آپ نے اخلاقی اقدار کو ذرا بھی چھوڑا تو آپ کا انجام اور بھی برا ہوگا۔ حضور ایدہ اللہ نے اس مرحلے پر پاکستان میں احمدیوں کے ساتھ ہونے والے ناروا سلوک کی ایک مثال بیان فرمائی۔

حضور ایدہ اللہ نے بیت الذکر کی تعمیر کا ایک اہم مقصد بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کا ایک اہم مقصد دنیا میں امن کا قیام ہے۔ سوال یہ ہے کہ کوئی بیت الذکر امن کی ضمانت کس طرح دے سکتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ نے فرمایا کہ امن کا تصور بیت الذکر کے قیام کے ساتھ ہی شامل ہے۔ حضور نے فرمایا اگر آپ مجھ سے پوچھیں کہ وہ کیا ذریعہ ہے جس سے امن قائم ہو تو میں بتاتا ہوں کہ تین ذرائع سے امن قائم ہو سکتا ہے۔ وہ ہیں محبت۔ محبت اور محبت۔ یہ محبت ہی ہے جو دلوں کو فتح کر سکتی ہے اور اگر آپ دلوں کو جیت لیں تو انسانوں کے جسم بھی ساتھ ہی چلے آتے ہیں۔ محبت ہی برائی اور اچھائی کی محرک ہوتی ہے۔ لیکن محبت ہی وہ چیز ہے جو نفرت کو کاٹ کر رکھ دیتی ہے۔ انسان کے پاس انسانیت کی گاڑی کو چلانے کے لئے دو ہی ایندھن ہیں۔ محبت اور نفرت۔ لیکن ایسی محبت جس کے ساتھ خدا تعالیٰ کا تقویٰ اور اسکی عظمت کا احساس شامل ہو جائے یہ وہ اصل محبت ہے جو انسانیت کی محبت میں تبدیل ہو جاتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا محبت کی کئی قسمیں ہیں لیکن بعض ایسی ہیں جن سے انسانیت مشکلات کا شکار ہو جاتی ہے۔ اور وہ محبت دراصل نفرت ہوتی ہے۔ مثلاً کوئی سیاستدان اپنی قوم کی محبت میں اسے ایسی قومیت پرستی کی طرف لے جاتا ہے کہ جس سے محبت تو بیدار ہوتی ہے مگر ساتھ ہی انسانیت کے لئے تباہی لاتی ہے۔ یہ ایسی محبتیں ہیں جن سے معاشرے کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا۔ ایسے موقع پر بیت الذکر ایک ازلی ابدی امن کی ضمانت بن کر ابھرتی ہے۔

حضور ایدہ اللہ نے تمام حاضرین کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ اپنی اپنی محبتوں کا جائزہ لیں۔ صرف اسی وقت آپ انسانیت کی فلاح کے لئے کردار ادا کر سکتے ہیں جب آپکی محبت انسانیت کیلئے وقف ہو۔ بہت سی محبتیں ایسی ہیں۔ جن کی منفی لہریں اجنبیت پیدا کرتی ہیں۔ جیسے امریکہ میں سرمایہ داری سے شدید محبت نے یہ رنگ اختیار کیا کہ روس کے خلاف نفرت پیدا کر دی۔ اب اگرچہ روس باقی نہیں رہا اسی طرح عراق کے صدر صدام حسین کے خلاف نفرت پھیلائی گئی۔ اگر آپ کسی ملک یا اس کے سربراہ سے نفرت کریں گے۔ تو اس سے یہی ہوگا کہ آپ اپنی قوم کے بعض لوگوں کو تو خوش کر لیں گے مگر اس کے نتیجے میں امن کا خواب شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا۔

حضور ایدہ اللہ نے امریکہ کے صدر مسٹر بش کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ میں صدر بش کا احترام کرتا ہوں۔ لیکن آپ غور کریں کہ انہوں نے دنیا کے لئے عالمی نظام (نیو ورلڈ آرڈر) کا جب نعرہ لگایا تو میں نے اپنے ایک خطبے میں ان کو یہ بتانے کی کوشش کی کہ آپ کا امن کا خواب اس وقت تک شرمندۂ تعبیر نہیں ہو سکتا جب تک کہ آپ عالمی انصاف رائج نہیں کرتے۔ عالمی سطح پر انصاف کے قیام کے بغیر آپ کا نعرہ بے کار خواب بن کر رہ جائے گا۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا اس وقت دنیا میں مختلف رنگوں اور نسلوں کے لوگ آباد ہیں لیکن جب آخر کار ایک دن تمام لوگ اللہ کے پیغام کے جھنڈے تلے جمع ہو جائیں گے تو تمام رنگوں اور نسلوں کا فرق ختم ہو جائے گا اور صرف اور صرف انسان کی بھلائی کا نکتہ نظر باقی رہے گا۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا میں آپ کو یہ بتانا چاہتا ہوں کہ آپ نے جو مختلف نظریات اختیار کر رکھے ہیں ان

باقی صفحہ ۷ پر

ضروری اعلان برائے لجنات

چونکہ سالانہ اجتماع کی اجازت نہیں ملی اس لئے لجنات کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ اجتماع سالانہ منعقد نہیں ہوگا۔ ضلعی لجنات دیہات کو بھی اطلاع کر دیں۔

صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس ۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دارالنصر غربی ۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۹۔ اخاء ۱۳۷۱ہش ۱۹۔ اکتوبر ۱۹۹۲ء

صفائی ـــ ظاہری اور باطنی

مذہبی صفائی میں اگرچہ جسمانی صفائی بھی آتی ہے۔ اور اچھے مذہبی شخص سے یہ توقع کی جاتی ہے کہ اس کا جسم بھی صاف ہو اور اس کے کپڑے بھی صاف ہوں۔ اس کی رہائش کی جگہ بھی صاف ہو اور اس کا ماحول بھی صاف ہو گویا کہ وہ ہر طرح سے صاف ستھرا ہو لیکن ہر قسم کی صفائی کے ساتھ ساتھ اس کے لئے ضروری ہے۔ بلکہ بہت ہی ضروری ہے۔ کہ اس کا اندرونہ بھی صاف ہو۔ وہ سچ بولنے والا ہو۔ کسی کو فریب نہ دے۔ کسی کو ضرر نہ پہنچائے۔ کسی کی غیبت نہ کرے۔ کسی کو نقصان نہ پہنچائے۔ یہ باتیں اس کا حقیقی حسن ہیں اور یہی باتیں اس کی قلبی صفائی کی ضامن ہیں۔ اگر یہ باتیں نہ ہوں تو اس کی جسمانی صفائی یا اس کے ماحول کی صفائی بے معنی ہو کر رہ جاتی ہے۔ بلکہ اس کی بد اخلاقی کی صورت میں اور بھی اضافہ کر دیتی ہے۔ لوگ اسے بُرا بھلا ہی نہیں کہتے بلکہ بہت بُرا بھلا کہتے ہیں۔ اسے متکبر کا نام دیا جاتا ہے۔ اسے ریاکار کہا جاتا ہے۔ اور اسی طرح اور بہت کچھ کہا جاتا ہے۔

انسان اسی شخص کو اچھا دوست سمجھتا ہے۔ جس میں ظاہری صفائی کے علاوہ باطنی صفائی بھی موجود ہو ورنہ دوستی لگ بھی جائے تو ٹوٹ جاتی ہے اور انسان شکر کرتا ہے کہ ایسے شخص سے ساتھ ہمارا کوئی تعلق نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ بھی صفائی کو پسند کرتا ہے۔ ظاہری صفائی کو بھی۔ اور باطنی صفائی کو بھی۔ ظاہری صفائی سے تو پھر بھی کسی حد تک درگذر کیا جا سکتا ہے۔ کیونکہ یہ صفائی ہر انسان اپنی استطاعت کے مطابق کر سکتا ہے۔ کوئی کم۔ کوئی زیادہ۔ لیکن جہاں تک باطنی صفائی کا تعلق ہے اس میں کوئی امتیاز نہیں کیا جا سکتا ہے۔ سچ ہے تو سب ایک جیسا سچ بول سکتے ہیں اور سب کو ایک جیسا سچ بولنا چاہیئے۔ اسی طرح اخلاق کے دیگر پہلوؤں کا لحاظ رکھا جا سکتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو قلبی صفائی سے زیادہ تعلق ہے۔ اور ظاہری صفائی سے کم۔ ظاہری صفائی سے کم تعلق کا یہ مطلب نہیں۔ کہ وہ گندگی کو پسند کر سکتا ہے۔ بلکہ یہ کہ ہر شخص کی صفائی میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ بس ہم سب کا فرض ہے کہ ظاہری صفائی کے ساتھ ساتھ اندرونی صفائی کا بھی خیال رکھیں۔

ہمدردی انسان ہے انسان کا خاصہ
کردار کا یہ زاویۂ حُسن نکھارو
اپنا بھی ہر اِک کام بگڑنے سے بچاؤ
اوروں کا بگڑتا ہوا ہر کام سنوارو

الوالاقبال

○

وہ آنسو جو گرے چشمِ تہی سے
ملے مجھ کو وہ گم گشتہ رہی سے

دِلوں کے فاصلے بڑھتے رہے ہیں
ذرا سی آپ کی پہلو تہی سے

نہ مانے گا دلِ ناداں کسی کی
کہ یہ ناراض ہے اب آگہی سے

سُنی کس نے کہی جو بات ہم نے
چلی جو بات بھی سو اَن کہی سے

لگا دی آگ کس آتش بجاں نے
دُھواں اُٹھنے لگا قصرِ شہی سے

وہ نالہ عرش کے در وا ہوں جس سے
اُسے نسبت ہے پچھلی رات ہی سے

درِ عرشِ بریں سے نفسِ فربہ!
گذر ممکن نہیں ہے فربہی سے

چلے گی حشر میں ناھیدؔ رحمت
لپٹ کر میرے دامانِ تہی سے

عبدالمنان ناہیدؔ

دُعاؤں سے برکت ملتی ہے

"ہر چیز کو، اپنے ہر فعل کو، اپنی ہر کوشش اور جدوجہد کو، ہر طریق کار کو دُعاؤں میں لپیٹ لو تو شیطان کو اس میں گھسنے کے لئے کوئی رخنہ اور سوراخ نہیں ملے گا۔ اگر تم ایسا کرو گے تو خدا تعالیٰ تمہاری کوششوں میں برکت دے گا کہ اسے دیکھ کر آپ خود بھی حیران ہوں گے اور وہ لوگ بھی حیران ہوں گے جو آج سے سینکڑوں سال بعد ہماری جماعت کی تاریخیں لکھیں گے۔"

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

فارسی منظوم کلام

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ فرماتے ہیں :۔

اے کہ دیوانۂ پئے اموال
وہ کہ در کارِ دیں چنیں اہمال

اے وہ جو کہ زر و مال کے پیچھے دیوانہ ہو رہا ہے افسوس دین کے کام میں اس قدر فروگذاشت۔

رُوئے دل را بجانبِ دیں کُن
فکرِ آخر غمِ نخستیں کُن!

اپنے دل کا رُخ دین کی طرف کر دے اور آخرت کے فکر کو سب سے مقدم فکر بنالے۔

ان اشعار میں حضور اس بات کی طرف توجہ دلاتے ہیں کہ انسان اپنے اصل فرائض یعنی دین کو بھول جاتا ہے اس کے لئے کوئی کوشش نہیں کرتا اور دُنیا کے زر و مال اکٹھا کرنے کے لئے اتنی تگ و دو کرتا ہے کہ جیسے دیوانہ اِدھر اُدھر بھاگ رہا ہو۔ حضور فرماتے ہیں کہ اس طرح کرنا نہایت افسوس کا مقام ہے۔ چاہیئے تو یہ کہ انسان اپنی زندگی کے مقصد کو سامنے رکھے اور اس دُنیا سے صرف وہی کچھ حاصل کرے جو اس کو اپنے مقصد کے حصول کے لئے مفید ثابت ہو۔ بجائے اس کے کہ وہ مقصدِ زندگی کو تو بھول جائے۔ اسے کبھی اس بات کا خیال بھی نہ آئے کہ دین اس سے کیا کہتا ہے لیکن جہاں تک دُنیا کے مال و متاع کا تعلق ہے وہ اس کے جمع کرنے میں شب و روز اتنا کوشاں ہو کہ ایسا لگے کہ وہ ان چیزوں کے پیچھے یا ان چیزوں کی خواہش میں پاگل ہو گیا ہے۔

حضور فرماتے ہیں کہ اے مسافر تجھے چاہیئے کہ تُو اپنے دل کو دین کی طرف یعنی خدا کے کاموں اور خدا کی رضا کی طرف پھیر دے۔ اس کے احکام کی تعمیل کر اور اپنی زندگی کو اس کی منشاء کے مطابق گزار۔ اور ایسا انسان صرف اس وقت کر سکتا ہے جب کہ اسے آخرت کا خیال ہو اور اس خیال کو ہر دوسرے خیال پر مقدم کرے۔ اگر انسان کو آخرت کا خیال ہو اور وہ یہ پوری طرح جان لے کہ اسے ایک دن اپنے اعمال کا حساب دینا ہے۔ اس کا محاسبہ ہو گا تو یقیناً وہ ہر کام کرتے وقت یہ سوچے گا کہ اس کا نتیجہ کیا ہو گا۔ اور ہر وہ کام جس کا نتیجہ بُرا نکل سکتا ہے اسے وہ ترک کرے گا اور ہر وہ کام جو اچھا ہونے کی وجہ سے آخرت میں اس کے کام آئے گا اس کے کرنے کی طرف اس کا میلان بڑھتا چلا جائے گا۔ حضور فرماتے ہیں کہ اگر انسان اپنے دل کو خدا کی طرف لگا دے تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ وہ اس کی رضا کے مطابق زندگی گذارتا ہے جو کچھ وہ کرنے کو کہتا ہے وہ کرتا ہے اور جو کچھ وہ کہتا ہے نہ کیا جائے اس سے گریز کرتا ہے لیکن وہ اس طرح اسی صورت میں کر سکتا ہے کہ اسے اس بات کا یقین ہو کہ ایک ایسا دن بھی آنے والا ہے جب اس کا محاسبہ کیا جائے گا۔ جب اس کے ہر قول و فعل پر نظر ڈالی جائے گی۔ اور اچھے بُرے کو الگ الگ کر کے اس کے لئے جزا اور سزا تجویز کئے جائیں گے۔ اگر انسان کو آخرت کا خیال نہ ہو اسے اپنے محاسبے کا خیال نہ ہو وہ دوسری دُنیا کی زندگی میں یقین بھی نہ رکھتا ہو تو یقیناً اس دُنیا میں وہ اپنے آپ کو خدا کی طرف مائل کرنے کے لئے ہرگز تیار نہیں ہو گا۔ نہ اسے نیک کاموں سے غرض ہو گی اور نہ وہ بُرے کاموں سے ڈرے گا۔

حضور ان باتوں کی طرف توجہ دلا کر اپنے مخاطب سے یہ چاہتے ہیں کہ وہ دین کو مقدم کرے۔ آخرت پہ یقین رکھتا ہوا اللہ تعالیٰ کی منشاء کے مطابق اپنی زندگی گزارے۔

اللہ تعالیٰ سے دُعا ہے کہ وہ ہمیں اس بات کی توفیق دے کہ جو کچھ حضور ہم سے چاہتے ہیں۔ ہم وہ کریں۔ اور جیسے انسان وہ ہمیں دیکھنا چاہتے ہیں۔ اسی قسم کے انسان ہم بن کر دکھائیں۔ ہماری توجہ ہمیشہ خدا کی طرف رہے۔ ہم نیکیوں پر مائل رہیں برائیوں سے گریز کریں۔ اے خدا تو ہمیں اس بات کی توفیق عطا کر۔

ارشادات حضرت امام جماعت احمدیہ۔ الثانی

تلقینِ عمل

میں کراچی گیا تو مجھے بتایا گیا کہ ایک احمدی کے متعلق لکھا گیا کہ اسے ملازمت سے برطرف کر دیا جائے کیونکہ وہ نا اہل ثابت ہوا ہے لیکن حکومت نے بعض انصاف کے قواعد بھی بنائے ہوئے ہیں تا کہ لوگ ایک دوسرے پر ظلم نہ کریں ان میں سے ایک قانون یہ بھی ہے کہ جب کوئی افسر اپنے ماتحت کے متعلق اس قسم کے ریمارک کرے تو اس کارکن کو اس محکمہ سے تبدیل کر کے کسی دوسری جگہ مقرر کیا جائے اور اگر وہاں بھی اس کا افسر اسی قسم کے ریمارکس کرے تو اسے نکال دیا جائے۔ چنانچہ اس احمدی کے متعلق جب افسر نے یہ سفارش کی کہ اسے نکال دیا جائے۔ یہ نا اہل ہے تو حکومت نے اسے ایک اور محکمے میں بھیج دیا۔ یہ ایک مرکزی ادارہ تھا۔ چھ ماہ یا سال کے بعد جب یہ فیصلہ کیا جاتا ہے کہ اس کے متعلق کیا کیا جائے تو اتفاقی طور پر اس کی تبدیلی کے احکام بھی جاری ہو گئے۔ اس پر ادارے نے خط لکھا کہ اس کے بغیر ہمارا کام نہیں چل سکتا۔ اسے تبدیل نہ کیا جائے۔ اعلیٰ افسروں نے لکھا کہ یہ عجیب بات ہے کہ اس کا ایک افسر تو کہتا ہے کہ یہ نا اہل ہے۔ اسے ملازمت سے برطرف کر دیا جائے۔ اور دوسرا افسر کہہ رہا ہے کہ اس نے آکر ہمارا کام سنبھالا ہے۔ بہرحال چونکہ ہم نے فیصلہ کرنا ہے کہ یہ شخص اہل ہے یا نا اہل اس لئے اس کی تبدیلی کے احکام رک نہیں سکتے۔ چنانچہ اسے وہاں سے تبدیل کر دیا گیا اور کچھ عرصہ کے بعد اس تیسرے افسر سے اس کے متعلق رپورٹ طلب کی گئی اس نے لکھا کہ میں نے اپنی پاکستان کی پانچ سالہ سروس میں اس قابلیت اور ذہانت کا آدمی نہیں دیکھا۔ چنانچہ اعلیٰ افسروں نے پہلے افسر کے ریمارک بدلے اور کہا کہ یہ شخص ترقی دیئے جانے کے قابل ہے۔

غرض یہ بالکل غلط ہے کہ احمدیوں کو رعایتی طور پر عہدے دیئے جاتے ہیں لیکن اگر کسی نے تمہیں اہل سمجھ کر بھرتی کر لیا ہے اور وہ بھرتی کرنے والا احمدی ہے یا (غیر از جماعت) اور اس پر الزام لگ رہا ہے کہ اس نے تمہاری ناجائز حمایت کی ہے تو کیا تم میں اتنی غیرت بھی نہیں کہ اس نے تم پر جو احسان کیا ہے تم اس کا بدلہ اتارو اور اس کی عزت کو بچاؤ۔ اس کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے اور وہ یہ کہ تم ملک اور قوم کی اتنی خدمت کرو۔ اتنی قربانی اور ایثار کرو کہ ہر شخص یہی کہے کہ تم سے کوئی رعایت نہیں کی گئی بلکہ سفارش کرنے والے نے تمہاری سفارش کر کے اپنی دانائی کا ثبوت دیا ہے کیونکہ اس نے اس شخص کو چنا ہے جس کے سوا اور کوئی مستحق ہی نہیں تھا۔

پھر میں کہوں گا کہ اگر تم خدمت خلق کرتے ہو تو تمہیں اس کے مفید طریق اختیار کرنے چاہئیں۔ میں نے کراچی کی رپورٹ سنی ہے وہ نہایت معقول رپورٹ تھی۔ میرے نزدیک وہ رپورٹ تمام مجالس تک پہنچانی چاہیئے تا کہ وہ اس سے سبق حاصل کریں۔ یہاں رپورٹوں میں عام طور پر یہ درج ہوتا ہے کہ اتنے لوگوں کو رستہ بتایا گیا۔ حالانکہ یہ نہایت ادنیٰ اور معمولی نیکی ہے اور ایسی ہی بات ہے جیسے کہتے ہیں کہ کسی نے اپنی ماں کو پنکھا جھلنے پر ایک ریچھ کو مقرر کیا۔ اس کی ماں بیمار تھی مریضہ پر ایک مکھی بیٹھ گئی۔ ریچھ نے ایک پتھر اٹھا کر اس مکھی پر دے مارا جس سے وہ مکھی تو شاید نہ مری لیکن اس کی ماں مر گئی۔ یہ کوئی خدمت نہیں جسے بڑے فخر کے ساتھ "خدمت خلق" کا کام قرار دیا جاتا ہے۔ تم وہ کام کرو جو ٹھوس اور نتیجہ خیز ہو۔ اور اس کے لئے خدام الاحمدیہ کراچی کی رپورٹ بہترین رپورٹ ہے۔ یہ تمام مجالس میں پھیلانی چاہیئے تا انہیں معلوم ہو کہ انہوں نے کس طرح خدمت خلق کا فریضہ سرانجام دیا۔ میں تمہیں اس کا چھوٹا سا طریق بتاتا ہوں۔ اگر تم میں جوش پایا جاتا ہے کہ تم ملک اور قوم کے مفید وجود بنو تو تم اس پر عمل کرو۔ اس وقت جو خدام حاضر ہیں ان میں سے جو لوگ تجارت میں کام کرتے ہیں وہ کھڑے ہو جائیں (حضور کے اس ارشاد پر ۸۰ خدام کھڑے ہوئے) اس کے بعد حضور نے فرمایا وہ ذریعہ جو میں تمہیں

باقی ص ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات ، واقعات ، شخصیات ____ نون سین

چین / پاکستان دوستی

گذشتہ روز چین کی لیڈرشپ نے پاکستان کو اس بات کی یقین دہانی کرائی کہ باوجود اس کے کہ دونوں ملک بیرونی دُنیا سے ہر قسم کے تعلقات بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں ان کی آپس میں دوستی ہمیشہ گہری ہوتی چلی جائے گی اور کوئی بات اسے غلط رنگ میں متاثر نہیں کر سکے گی انہوں نے کہا کہ ہمارے تعلقات چالیس سال پہلے قائم ہوئے تھے ۔ وہ دونوں کے مفاد میں ہیں اور اگر دُنیا کی حقیقتیں بدلنی بھی شروع ہو جائیں تو ہمارے تعلقات اسی طرح قائم رہیں گے ۔

مسٹر اکرم ذکی سیکرٹری جنرل برائے امور خارجہ نے اخباری نمائندوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ وزیراعظم پاکستان اور چینی لیڈروں نے جب بھی اور جہاں بھی گفتگو کی یہی تأثر ملا کہ یہ نہایت مفید ثابت ہوگی ۔ صدر یانگ شانگ کن (YANG SHANG KUN) نے کہا کہ چین اور پاکستان کے نہایت اچھے دوستانہ تعلقات قائم ہیں اور انہیں روز بروز استحکام حاصل ہوتا جا رہا ہے ۔ ہم نے مرورِ زمانہ کے باوجود اپنے تعلقات کو بہتر رکھا ہے ۔ ہم ایک دوسرے کی عزت کرتے ہیں ۔ ایک دوسرے کو برابری کا درجہ دیتے ہیں اور صحیح معنوں میں ایک دوسرے سے تعاون کرتے ہیں ۔ صدر چین نے یہ باتیں اس وقت کہیں جب آپ وزیراعظم پاکستان سے سٹیٹ گیسٹ ہاؤس میں ملاقات کے لئے تشریف لائے ۔ انہوں نے اس موقعہ پر کہا کہ مجھے اس بات کا یقین ہے کہ ہمارے آپس کے تعلقات جو ایک دوسرے کی مدد کا ذریعہ بنتے ہیں وسعت پذیر ہوتے رہیں گے ۔ وزیر اعظم پاکستان نے صدر چین کا ان ریمارکس کے لئے شکریہ ادا کیا اور کہا کہ ہم دونوں کی دوستی بہت اہمیت کی حامل ہے اور پاکستانی باشندے اور پاکستانی حکومت ہمیشہ اس دوستی پر فخر کرتے ہیں ۔

امریکی امداد

یو۔ ایس۔ ایڈ کے نئے ڈائریکٹر مسٹر جارج بلیکٹن نے لاہور میں گذشتہ منگل کے روز کہا کہ باوجود اس کے کہ عام طور پر خیال کیا جاتا ہے کہ امریکہ کی طرف سے پاکستان کو امداد دی جانی بند کر دی گئی ہے اسوقت بھی تمام دنیا کے ایسے ممالک جو امریکہ سے امداد حاصل کرتے ہیں ۔ ان میں پاکستان سب سے زیادہ امداد لینے کے سلسلے میں تیسرے نمبر ہے ۔ مسٹر بلیکٹن نے ایک نیوز ایجنسی کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے امریکہ سے ۲۰۰ ملین ڈالر کی امداد ۹۱۔۱۹۹۰ میں وصول کی ہے ۔ ۹۳۔۱۹۹۲ میں وہ جو ممکنہ اخراجات کے اندازے ہیں ۔ یعنی یو۔ ایس۔ ایڈ کے سلسلے میں وہ تقریباً ۱۹۸ ملین ڈالر ہیں ۔ یو۔ ایس۔ ایڈ کے ڈائریکٹر نے کہا کہ پاکستان کے لئے امریکہ کی امداد ۱۹۹۵ء تک جاری رہے گی ۔ کیونکہ فیصلہ یہ کیا گیا ہے کہ جو پروگرام جاری ہیں ان کو ۱۹۹۵ء میں ختم کیا جائے ۔ انہوں نے مزید بتایا کہ ۱۹۹۰ء کے بعد کوئی نئے پراجیکٹ نہیں لائے گئے اور پھر اس وقت امریکہ کی امداد جو مل رہی ہے وہ ۱۸۸ ملین ڈالر ہے ۔ یہ بھی امریکہ کی پاکستان کیلئے امداد کا ایک بہت بڑا حصہ ہے ۔ خاص طور پر جب اس کا دوسرے ممالک کے ساتھ مقابلہ کیا جائے ۔ انہوں نے ایک سوال کے جواب میں بتایا کہ امریکہ میں صدارتی انتخابات یو ایس ایڈ کے پروگراموں پر کوئی اثر نہیں ڈالیں گے ۔ اس سلسلے میں جو کچھ ہو رہا ہے ۔ یا جو کچھ مل رہا ہے وہ ہوتا رہے گا اور وہ ملتا رہے گا ۔ انہوں نے کہا کہ اگر صدر بش انتخاب ہار بھی گئے تو یو۔ ایس۔ ایڈ ۱۹۹۵ء تک اپنے کام جاری رکھے گا ۔ یو ایس ۔ ایڈ کے ڈائریکٹر نے بتایا کہ یو۔ ایس ایڈ جن پراجیکٹس کے لئے امداد دے رہا ہے ان کا تعلق زراعت اور دیہی ترقی اور بہبود اور توانائی صحت، آبادی اور تعلیم کے شعبوں سے ہے ۔ اس کے علاوہ بعض دیگر پراجیکٹ بھی زیرِ تکمیل ہیں ۔ مزید انہوں نے کہا کہ ایجنسی کے حکام نے پاکستانی حکومت کے ساتھ رابطہ رکھ کر پروگرام بنائے ہیں ۔ یعنی یو۔ ایس۔ ایڈ نے از خود نہ کوئی پروگرام بنائے ہیں نہ انہیں ختم کرنے کا اس کا ارادہ ہے ۔ ان تمام پراجیکٹس کی کی نگرانی کی جاتی رہی ہے ۔ خاص طور پر اس لئے کہ وسائل ضائع نہ ہوں اور ہر ملنے والی مدد صحیح طور پر خرچ کی جائے ۔ مسٹر بلیکٹن نے پاکستانی سفیر سیدہ عابدہ حسین کے کام کو سراہتے ہوئے کہا کہ وہ امریکی حکام کی غلط فہمیوں کو بڑی کامیابی کے ساتھ دور کر رہی ہیں اور اس طرح پاکستان اور امریکہ کے تعلقات کو سرعت کے ساتھ بہتر بنا رہی ہیں ۔ مسٹر بلیکٹن نے مزید کہا کہ وہ پریسلر کی ترمیمات پر توجہ دے رہی ہیں ۔ وہ چاہتی ہیں کہ آبادی کے کنٹرول صحت اور تعلیم کے سلسلے میں زیادہ مدد دی جائے ۔ مسٹر بلیکٹن نے کہا کہ آبادی کے کنٹرول کے لئے پاکستان کے پاس بہت اچھا پروگرام ہے ۔ لیکن اسمیں تسلی بخش کامیابی ہونے میں وقت لگ رہا ہے ۔ انہوں نے انڈونیشیا، بنگلہ دیش اور بعض دیگر مسلم ممالک کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ اس سلسلے میں پاکستان کو زیادہ سرعت کے ساتھ آگے بڑھنے کی ضرورت ہے ۔ انہوں نے عورتوں کی تعلیم کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی اور کہا کہ خواتین کی تعلیم ان کے لئے خاصی مفید ثابت ہو سکتی ہے ۔

ایم کیو ایم کے کارکن

سندھ ہائی کورٹ کے ایک ڈویژن بنچ نے جو چیف جسٹس مسٹر جسٹس ناصر اسلم زاہد اور مسٹر جسٹس مختار احمد جونیجو پر مشتمل تھا ۔ حکومت سندھ کو حکم دیا ہے کہ وہ ایم ۔ کیو ۔ ایم کے چار کارکنوں کو جنہیں مختلف پولیس سٹیشنوں میں رکھا ہوا ہے ۔ رہا کر دے ۔ یہ ایم کیو ایم کارکن اعجاز خان، کنور جاوید، سعید اللہ اور نثار علی کے متعلق کہا جاتا ہے کہ انہیں ایم کیو ایم (حقیقی) نے اغوا کر رکھا ہے ۔ یہ بھی کہا گیا ہے کہ جو شکایات ان کی طرف سے ان کے رشتہ داروں نے پیش کی ہیں جن میں آفاق احمد اور امیر خان شامل ہیں وہ اغوا کرنے والے کے ساتھی ہیں ۔ انہیں اغوا کر کے پولیس کے حوالے کر دیا گیا جس میں ان کا ایک مہینے کا ریمانڈ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ایسٹ سے لیا گیا ۔ اور انہیں حراست میں رکھا جا رہا ہے ۔ بدھ کے روز حکومت کی نمائندگی ایڈیشنل ایڈووکیٹ جنرل سید سرفراز احمد نے کی ۔ اپیل بنچ نے کہا کہ ان کے حراست میں رکھنے کے احکام بغیر کسی قانونی اتھارٹی کے جاری کئے گئے ہیں اس لئے ان کی کوئی قانونی حیثیت نہیں ۔ چنانچہ درخواست دینے والوں کو فوری طور پر رہا کیا جائے سوائے اس کے کہ وہ کسی اور مقدمہ میں مطلوب ہوں ۔

روسی سائنسدان تائیوان کیلئے

سابق سوویت یونین سے تائیوان نے بیس سائنس دانوں کی خدمات حاصل کر لی ہیں ۔ نیشنل سائنس کونسل نے بتایا ہے کہ وہ ان سائنس دانوں کے ذریعے تحقیقات اور ترقی کا کام کروانا چاہتے ہیں ۔ ایک نمائندے نے یہ بھی بتایا ہے کہ وہ عنقریب اپنا آٹھ رکنی وفد روس بھیجیں گے تاکہ سابق سوویت یونین کی جمہوریاؤں اور تائیوان میں تعاون کو بڑھایا جا سکے ۔ اس نمائندے کا کہنا ہے کہ ہم روس سے کہیں گے کہ ہمیں اپنی ترقی کی رفتار کو تیز کرنے کے لئے آپ کے تعاون کی ضرورت ہے اور اسلئے ہم چاہتے ہیں کہ آپ ہمیں زیادہ سے زیادہ سائنس دان فراہم کریں تاکہ ہم تحقیقات اور ترقی میں قدم آگے بڑھا سکیں تحقیقات کے سلسلے میں زیادہ اور کم ٹمپریچر سپر کنڈکٹویٹی اور رطب کے میدانوں میں سائنس دانوں کی ضرورت ہے ۔ دس سائنس دان تو روس سے آئے باقی دس مشرقی یورپ کی دوسری ریاستوں سے ۔ یاد رہے کہ ۱۹۸۰ء کے دہاکے تک سوویت یونین اور تائیوان ایک دوسرے کے سخت دشمن تھے ۔ سائنس دانوں سے متعلق گذشتہ ہفتے یہ فیصلہ کیا گیا تھا ۔ اور یہ فیصلہ اس بات کا نتیجہ تھا کہ دونوں سے سیاحت اور تجارت میں فروغ کے لئے پروگرام پیش کئے ۔ اس سال کے آغاز میں تائیوان اور روس نے ماہی گیری کے سلسلے میں تعاون کرنے کی غرض سے ایک معاہدے پر دستخط کئے تھے ۔ جولائی کے مہینے میں تائیوان کے متعدد سائنس دانوں نے روس میں کام کر کے کئی میدانوں میں مہارت حاصل کی ۔

کویت ۔ تعمیرِ نو

کویت نے اپنی تعمیر نو کے لئے دس بلین امریکی ڈالر کے ٹھیکے دئے ہیں ۔ اور کہا جاتا ہے کہ پانچ بلین کے ٹھیکے امریکہ کو ملے ہیں ۔ امریکہ کی فرمیں اب یوں لگتا ہے کہ کویت کی دوسری جنگ جیت رہی ہیں ۔ پہلی جنگ تو عراق سے خلاف تھی اب کویت کے ٹھیکے لینے کی جو جنگ ہے اس میں بھی امریکہ جیت رہا ہے کیونکہ نصف ٹھیکے امریکہ کو ہی ملے ہیں ۔ اور باقی نصف ٹھیکے کئی ملکوں پر پھیلائے گئے

باقی صفحہ ۵ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب و ترجمہ: عبدالباسط شاہد

تیرہ(۱۳) کی نحوست؟

اللہ تعالیٰ نے قوت متخیلہ کو دوسری بہت سی طاقتوں کی طرح انسان کی خدمت کے لئے پیدا کیا ہے۔ اس طاقت کو کام میں لا کر انسان بڑے بڑے منصوبے سوچتا اور عظیم نتائج حاصل کرتا ہے۔ تاہم دنیا میں ـــ پڑھی لکھی روشن خیال دنیا میں ـــ ایسے لوگوں کی کمی نہیں ہے جو جہالت کی پیداوار رسموں اور وہموں میں ہی اپنی زندگی گذار دیتے ہیں مثلاً ایک موٹر سائیکل سوار سامنے سے آتی ہوئی سواری سے بچنے کے لئے ایک طرف کو ہوا تو وہ ایک خاردار جنگلے سے ٹکرا گیا جس سے اس کا چہرہ لہولہان ہو گیا۔ اور کپڑے پھٹ گئے۔

ایک صاحب اپنے باورچی خانہ میں الماری ٹھیک کر رہے تھے۔ سارا کام ٹھیک ٹھاک ہو گیا وہ اپنی کامیابی پر پوری طرح خوشی کا اظہار بھی نہیں کر پائے تھے کہ الماری اچانک ان کے اوپر آ گری جس سے ان کے سر پر چوٹیں بھی آئیں اور کافی سارا نقصان بھی ہوا۔

یہ دونوں باتیں ۱۳ تاریخ کی ہیں اور "تیرہ کو تو ایسے ہونا ہی تھا"

ایک مریض ہسپتال میں گیا۔ بمشکل اسے داخلہ ملا مگر اسے جو بستر ملا تھا اس کا نمبر ۱۳ تھا۔ لہٰذا مریض نے داخل ہونے سے انکار کر دیا۔

ایک صاحب کا کہنا ہے کہ مجھے مجبوراً ۱۳ نمبر کے مکان میں رہنا پڑا۔ مگر اس مکان میں میں اور میری بیوی اکثر بیمار رہتے تھے بلکہ میری موٹر بھی خراب رہنے لگی۔ ایک روز میں اپنی موٹر ٹھیک کر رہا تھا جس کا پنکھا جام ہو گیا تھا۔ ٹھیک کرتے کرتے پنکھا اچانک چل پڑا۔ اور میرے اگلے دو دانت ٹوٹ گئے۔ یہ تو عام زندگی کی باتیں ہیں۔ اس سے ذرا آگے بڑھ کر سائنس کے ماحول میں بھی یہ سننے میں آئے گا کہ اپالو ۱۳ جو ۱۳ اپریل کو اپنے خلائی مشن پر کمپلیکس نمبر ۳۹ سے چلنے والا تھا۔ ناکام ہو گیا کیونکہ نہ صرف اس کا نمبر ۱۳ تھا اور وہ ۱۳ تاریخ کو اڑنے والا تھا۔ بلکہ وہ ۱۳ × ۳ = ۳۹ نمبر سے اڑنے والا تھا۔

پیرس کے کسی ہوٹل میں آپ کو میز نمبر ۱۳ نہیں ملے گا۔ امریکہ میں بھی دفاتر اور فلیٹوں وغیرہ کے نمبر میں ۱۲ کے بعد ۱۴ آ جائے گا۔ بعض جگہ ۱۲ کے بعد ۱۲A ہوگا اور اس کے بعد ۱۴ نمبر آ جائے گا۔

سوئٹزرلینڈ اور اٹلی کے جہازوں میں ۱۳ نمبر کی سیٹ مفقود ہے۔ یورپ کے ایک ۵۲ منزلوں والے انٹرنیشنل بینکنگ ڈویژن میں تیرھویں منزل پر کوئی دفتر نہیں ہے۔

عام طور پر یہ بھی کہا جاتا ہے کہ اگر ایک میز پر ۱۳ آدمی بیٹھ کر کھانا کھائیں تو ۱۳ نمبر پر بیٹھنے والا ایک سال کے اندر اندر ہلاک ہو جاتا ہے۔ مشہور برطانوی وزیر اعظم مدبر اور مصنف نے لکھا ہے کہ ایک دفعہ پرنس آف ویلز (جو بعد میں ایڈورڈ ہفتم کے نام سے تخت نشین ہوئے) نے ان کی کیبنٹ کو کھانے پر بلایا مصنف اپنی کسی غیر معمولی مصروفیت کی وجہ سے ۲۰ منٹ تاخیر سے پہنچے تو دیکھا کہ تمام وزراء انتظار ہی کر رہے ہیں۔ معلوم ہوا کہ پرنس آف ویلز نے یہ پتہ چلنے پر کہ کھانے پر آنے والوں کی تعداد ۱۳ ہے انہیں اس وقت تک اندر نہیں آنے دیا جب تک سر چرچل کی شمولیت سے ان کی تعداد ۱۴ نہ ہو گئی۔ نمبر ۱۳ کی اس موہومہ نحوست سے بچنے کے لئے یہ مضحکہ خیز صورت بھی اختیار کی جاتی ہے کہ کھانا شروع کرنے سے قبل ۱۳ کے ۱۳ افراد یکدم کود کر باہم اپنی جگہ تبدیل کر لیں۔ اس طرح کوئی شخص بھی نمبر ۱۳ پر نہ سمجھا جائے گا!!!

تیرہ نمبر پر کتے کو بٹھا لینا یا "ٹیڈی بیر" کی خدمات حاصل کرنا بھی ازالہ نحوست کا باعث سمجھا جاتا ہے۔

نمبر ۱۳ کی فرضی نحوست کی کئی وجوہ بیان کی جاتی ہیں جن میں سے زیادہ مشہور یہ ہے کہ یسوع مسیح نے اپنے بارہ(۱۲) حواریوں کے ہمراہ کھانا کھایا۔ تیرھویں نمبر پر یہودا تھا جو بعد میں قتل ہو گیا۔ یا یہ کہ عیسائیوں کے عالمی رہنما پوپ نمبر ۱۳ کے زمانہ میں ان کے بہت سے مددگار اور کارڈینل مارے گئے۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ سپین کا تیرھواں بادشاہ الفانسو جب ۱۹۲۳ء میں اٹلی کے دورہ پر گیا تو اس دوران وہاں پر بہت زیادہ تعداد میں حادثات رونما ہوئے۔ یہی نہیں بلکہ جب اس کی گاڑی گلینو جھیل کے پل پر سے گذری تو گاڑی کے گزرتے ہی وہ پل جس پر سے وہ گذرا تھا بیٹھ گیا۔

ایک مشہور مصنف ERIC MAPLE نے اپنی کتاب SUPERSTITION AND THE SUPERSTITIOUS میں لکھا ہے کہ الفانسو کے اس واقعہ کے بعد نحوست کو دور رکھنے کے لئے اس کے کسی بھی تقریب پر عوام میں آنے سے پہلے چابیوں کے گچھے کو زور زور سے ہلایا جاتا تھا اور سمجھا جاتا تھا کہ جہاں تک اس کی جھنکار کی آواز جائے گی۔ وہاں تک کوئی آسیب بدروح اپنا برا اثر نہیں ڈال سکے گی۔

سچ تو یہ ہے کہ ان باتوں کی کوئی حقیقت نہیں ہے۔ دن اور وقت اللہ تعالیٰ کی مخلوق ہے اور کسی دن کی اس طرح تخصیص اس کی برکتوں سے خود کو محروم کر دینے والی بات ہے۔ خدا پر ایمان رکھنے والے اور متوکل لوگ ایسی باتوں کی پرواہ نہیں کرتے۔ اور اسی وجہ سے وہ ایسی ہر نحوست سے محفوظ رہتے ہوئے خدائی برکتوں اور رحمتوں سے بہرہ اندوز ہوتے ہیں۔

بقیہ صفحہ ۴ سے آگے

ہیں۔ کل ٹھیکے ۹۵۱ ہیں۔ جن میں سے ۵۰۱ ٹھیکے امریکہ کو ملے ہیں اور ۱۵۱ برطانیہ کو۔ کہا جاتا ہے کہ کویت واقعی اپنا وعدہ پورا کر رہا ہے کہ جنگ کے بعد تعمیر نو کے لئے سب سے زیادہ حصہ امریکہ ہی کو دیا جائے گا۔

سعودی عرب / قطر

جیسا کہ قارئین جانتے ہیں سعودی عرب اور قطر کا سرحدی جھگڑا اچل رہا ہے۔ اس جھگڑے کے نتیجہ میں اب قطر نے گلف سیکورٹی فورس میں سے اپنے دو سو فوجیوں کو نکال لیا ہے۔ گذشتہ دنوں کہا گیا تھا کہ اس جھگڑے میں تین افراد مارے گئے ہیں۔ سعودی عرب کا کہنا تھا کہ یہ جھگڑا سعودی سرزمین پر ہوا تھا۔ اگرچہ جس شخص نے یہ خبر دی ہے کہ دو سو افراد سیکورٹی فورس میں سے نکال لئے گئے ہیں۔ اس نے اپنا نام تو ظاہر کرنے کی اجازت نہیں دی لیکن یہ کہا کہ گذشتہ اتوار کے روز یہ لوگ کویت سے قطر پہنچ گئے۔ کویت میں گلف تعاون کونسل کی شیلڈ فورس کا حصہ تھے اور یہ فورس ۱۹۸۵ء میں ایران عراق جنگ کے دوران بنائی گئی تھی۔ یہ امر کہ جھگڑا جاری ہے خاصا تناؤ پیدا کر رہا ہے اور تناؤ بڑھتا چلا جا رہا ہے۔ اس بات کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے کہ قطر خلیج تعاون کونسل سے بھی الگ ہو جائے گا۔ اس کونسل میں چھ ریاستیں شامل ہیں۔ اگر ایسا ہوا تو یہ ان ریاستوں کے اتحاد کے ٹوٹ پھوٹ جانے کا آغاز ہوگا جو کسی بھی ریاست کے لئے مفید ثابت نہیں ہو سکتا۔ ضرورت تو اس بات کی ہے کہ اس وقت اس علاقے کی تمام ریاستیں آپس میں اتحاد کر کے تعاون کریں اور انہیں کسی بیرونی طاقت کی مدد کی ضرورت نہ رہے۔ لیکن اگر ان میں آپس میں پھوٹ پڑ گئی تو باہر کی طاقتیں انہیں ایک ایک کر کے نقصان پہنچانے میں آسانی محسوس کریں گی۔

الفضل کے قارئین

الفضل کے خریدار حضرات پر اللہ تعالیٰ کا فضل ہے کہ وہ خود یہ پرچہ خرید کر پڑھتے ہیں۔ لیکن بہت سے دوست ایسے بھی ہیں جو یہ پرچہ خریدنے کی استطاعت نہیں رکھتے۔ اگر خریدار حضرات اپنے خریدے ہوئے پرچہ سے دیگر دوستوں کو بھی استفادہ کا موقعہ دیں تو یہ ان کے جذبہ اخوت کا بھی مظاہرہ ہوگا اور ان کے لئے ثواب کا باعث بھی۔ جہاں دوست زیادہ تعداد میں اکٹھے ہو کر ایک پرچہ سے استفادہ کر سکتے ہیں وہاں ایسا کرنا بھی مناسب ہے۔ کہ کوئی ایک دوست پرچہ لے آئیں اور باقی دوست اس پرچے کو پڑھتے ہوئے سنیں۔ اس سے نہ صرف وہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات اور چاروں آئمہ جماعت کے خطبات کے اقتباسات اور دیگر شائع ہونے والے مضامین سے آگاہ رہیں گے بلکہ اپنے عزیزوں رشتہ داروں اور دوستوں کی خیروں سے بھی انہیں واقفیت بہم پہنچتی رہے گی۔

عطیہ خون
خدمت بھی ہے۔ عبادت بھی
ناظم خدمت خلق مجلس خدام الاحمدیہ۔ ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یاد رفتگان ـــــــ ناصر احمد ظفر بلوچ

محترمہ اقبال بیگم صاحبہ

رشتہ میں اگرچہ وہ میری خالہ تھیں لیکن اپنی بے پایاں شفقت ۔ صلہ رحمی کے باعث آپ کا وجود ہمارے لئے مادرِ مہربان سے کم نہ تھا ۔ آپ کی شفقت کا پہلو بھی خاندان کے لئے انتہائی قابلِ تعریف اور قابلِ قدر تھا لیکن جماعتی و دینی نکتہ نگاہ سے آپ نے جو ایثار و قربانی ۔ اخلاص و فدائیت کے انمٹ نقوش چھوڑے ہیں ۔ انہوں نے تو آپکی شخصیت کو مزید چار چاند لگا دئے تھے ۔ جو ہمارے لئے مشعلِ راہ ہیں جن کا آج مختصر ذکرِ خیر مطلوب ہے ۔

آپ ۱۹۱۰ء میں دھرم کوٹ رندھاوا ضلع گورداسپور میں حضرت صوبیدار میجر ڈاکٹر ظفر حسن صاحب (رفیق حضرت بانئ سلسلہ) کے ہاں پیدا ہوئیں ۔ آپ ڈاکٹر صاحب کی بڑی بیٹی تھیں ۔

آپکی شادی مکرم شیخ محمد خورشید صاحب پسر مکرم شیخ محمد حسن صاحب صدر محلہ دار الفضل قادیان سے ہوئی آپ کا وجود صحیح معنوں میں نافع الناس تھا ۔ آپ کو اپنے ضعیف والدین اور خسر محترم کی مثالی خدمت کا شرف حاصل ہوا ۔ تقسیم ملک کے بعد والدین کو لاہور میں اپنے قریب رکھا اور آخری دم تک ان کی انتھک خدمت کا سلسلہ جاری رہا ۔ آپ کو خدا تعالیٰ نے سال ۱۹۴۴ء میں وصیت کی سعادت سے بھی نوازا ۔ چندہ وصیت کے علاوہ دیگر چندہ جات بھی ادا فرماتی رہیں ۔ آپ حقوق اللہ اور حقوق العباد دونوں کو احسن رنگ میں نبھاتی رہیں ۔ خصوصاً مالی قربانی کے مواقع کی تو آپ تلاش اور جستجو میں رہتی تھیں ۔ حضرت امام جماعت کی طرف سے جو بھی کوئی تحریک پیش ہوتی اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں ۔

امداد طلباء جامعہ کے وظائف کی مد میں کئی سالوں سے مبلغ پانچ صد روپے ماہوار ادا فرما رہی تھیں ۔ وفات سے کچھ عرصہ قبل اپنی کل جمع شدہ پونجی مبلغ پچاس ہزار روپے یکصد یتامیٰ فنڈ میں جماعت کو پیش کئے ۔ جو صدر انجمن کی ملکیت رہیں گے جبکہ ان کے منافع سے یتامیٰ کو وظائف ملتے رہیں گے ۔ ساتھ ہی مزید پچاس ہزار روپے کا وعدہ اس مد میں لکھوایا ۔ جس میں مبلغ ۲۸/۲۹ ہزار روپے جمع کر چکی تھیں ۔ لیکن زندگی نے وفا نہ کی ۔ موصوفہ کی چونکہ مزید پچاس ہزار روپے کی ادائیگی کی نیک خواہش تھی ان کی اس نیک خواہش کی تکمیل آپ کے پس ماندگان نے بقیہ رقم اپنی طرف سے ڈال کر مبلغ پچاس ہزار روپے ادا کر دی ہے ۔ کارِ خیر اور نیکی کی تحریک و تلقین انتہائی حکمت عملی اور جرأت سے موقعہ محل کے مطابق کرتیں ۔ بات کرنے کا ایسا ڈھنگ تھا کہ متعصب سے متعصب خواتین بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہتی تھیں ۔ خدمتِ خلق کا بڑا جذبہ و شوق تھا دکھی، مجبور، مقروض مریضوں کی خدمت کا کوئی موقعہ حتی المقدور ہاتھ سے نہ جانے دیتیں ۔ آپکی بہو عزیزہ صبیحہ اکرم صاحبہ لیڈی ڈاکٹر ہیں ۔ وہ جن مریضوں کے بارہ میں آکر بتاتیں کہ فلاں فلاں مریضہ انتہائی مفلس ہے جبکہ اس کی زندگی بھی خطرہ میں ہے ۔ ایسے مریضوں کے لئے خصوصی دعائیں کرتیں اور فرصت ملتے ہی انکی عیادت کے لئے ہسپتال پہنچ کر انکی عیادت کے علاوہ حسب توفیق انکی مالی امداد بھی کرتیں ۔ وعدہ پیش کرتیں تاکہ دیگر بہنوں پر تحریک کا خوشگوار اثر ہو ۔ جماعتی کاموں کے ساتھ ساتھ محلہ کے سماجی کاموں میں بھی خوب حصہ لیتیں ۔ صد سالہ جلسہ قادیان میں باوجود پیرانہ سالی کے بڑی ہمت کے ساتھ شمولیت کی سعادت حاصل کی ۔

شادیوں پر تحائف

آپ ہر کام میں تبلیغی و دینی پہلو کو مقدم رکھتی تھیں آپ کا خاندان وسیع تھا ۔ اور آپ خاندان میں نہ صرف معمر ہونے کے ناطے بلکہ اپنی شفقتوں اور دعاگو ہونے کے باعث ہر دلعزیز و مقبول تھیں جب بھی خاندان میں کوئی شادی بیاہ کی تقریب ہوتی آپ سے ضرور شمولیت کی درخواست کی جاتی ۔ آپ ہمیشہ اپنے عزیزوں کی دلجوئی فرماتیں اور بوقت شمولیت حسب توفیق کچھ نہ کچھ نقد رقم تحفہ کے طور پر دیتیں ۔

تربیت اولاد

نامساعد حالات اور نقل مکانی کے باعث بچوں کو اعلیٰ تعلیم تو نہ دلوا سکیں البتہ اپنے تمام بچوں پر سلسلہ عالیہ احمدیہ سے محبت و اخلاص اور امامت احمدیہ سے محبت و وابستگی کے گہرے نقوش چھوڑے ۔

آپ بڑی خوبیوں کی مالک تھیں خاندان اور خاندان سے باہر جہاں تک آپکی دسترس تھی آپ کمزور مفلس نادار کے لئے خاموش سہارا تھیں ۔ خاندان کے جس فرد کے متعلق معلوم ہوتا کہ وہ مالی تنگدستی میں مبتلا ہے ۔ اس کی معقول مالی امداد فرماتیں جس کا دوسرے کو علم تک نہ ہونے دیتیں نہ صرف اپنے خاندان بلکہ رشتہ داروں کے آگے رشتہ داروں کی مالی امداد خصوصاً مفلس و مخلص اور ہونہار طالب علموں کو باقاعدگی سے تعلیمی وظائف دیتی تھیں انکی وفات کے بعد آپکی اس خاموش مالی خدمت کا پہلو نمایاں طور پر سامنے آیا الغرض ع

خدا بخشے بہت سی خوبیاں تھیں مرنے والی میں

آپ کی میت لاہور سے دار الضیافت لائی گئی اور بعد عصر بیت مبارک میں مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے جنازہ پڑھایا ۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم چوہدری حمید اللہ صاحب وکیل الاعلیٰ نے دعا کروائی ۔

پیاری خالہ جان نے اپنی زندگی میں جو کارِ خیر جاری کر رکھے تھے اور جن جن مالی تحریکوں میں حصہ لے رکھا تھا ۔ آپ کے پسماندگان نے ان تمام تحریکوں کو جاری و ساری رکھنے کے سلسلہ میں اقبال بیگم ویلفیئر فنڈ قائم کر دیا ہے ۔ جس میں پسماندگان نے حسب توفیق عطایا دئے ہیں ۔ اس فنڈ سے انہوں نے اپنی والدہ کی جملہ تحریکوں کو زندہ و پائندہ رکھنے کا عہد کیا ہے کیونکہ انکی روح کو ثواب اور ان کے ترقی درجات کے لئے یہ ایک اعلیٰ نیک طریق ہے ۔

احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پس ماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرماوے اور آپکی اولاد اور نسل کو ہمیشہ حضرت بانئ سلسلہ کی دعاؤں کا وارث بنائے

کس نے کیا کہا

کراچی جیل پر فوج کا چھاپہ

ایک اخباری اطلاع میں بتایا گیا ہے کہ پیر اور منگل کی درمیانی شب آرمی اور رینجرز کے جوانوں نے ایک کرنل کی نگرانی میں سنٹرل جیل کراچی کی حدود میں چھاپہ مار کر لاکھوں روپے کی نقدی اسلحہ، کاریں، موٹر سائیکل، منشیات شراب کی بوتلیں اور قابل اعتراض لٹریچر برآمد کر لیا ہے جبکہ جیل کالونی سے ۱۸ افراد کو بھی گرفتار کر لیا گیا ۔ منشیات کی جو وبا اس وقت پوری دنیا کو اپنی لپیٹ میں لئے ہوئے ہے اس کے اثرات گزشتہ عشرہ ڈیڑھ عشرہ سے پاکستان پر بھی پڑ رہے ہیں اور سماج دشمن عناصر یہاں بھی منشیات کے ناپاک دھندے کو فروغ دے کر ملک و قوم کو ناقابل تلافی نقصان پہنچانے کی مذموم جدوجہد کر رہے ہیں ایک محتاط اندازے کے مطابق اس وقت ملک میں ۲۰ لاکھ کے قریب نوجوان منشیات کا شکار ہیں منشیات کا شکار ہیں ۔ منشیات کے دھندے میں چونکہ غیر معمولی مالیت کی رقوم ہاتھ آتی ہیں اس لئے سماج دشمن عناصر بے روزگار نوجوانوں کو اپنے جال میں پھنسا کر ان سے بھی کام لیتے ہیں اور دشمن ممالک کے ایجنٹ بھی اپنے مذموم مقاصد کی خاطر اس نوع کی کارروائیاں کرتے ہیں تاہم یہ بات تو کسی وضاحت کی محتاج نہیں کہ ہر جرم کی اپنی ایک حفاظتی دیوار ہوتی ہے دوسرے لفظوں میں یوں کہا جا سکتا ہے کہ کوئی جرم کبھی اکیلا سرزد نہیں ہوتا بلکہ اس کے جلو میں آگے پیچھے جرائم کا باقاعدہ ایک حصار ہوتا ہے ۔ اس پس منظر میں دیکھا جائے تو کراچی سنٹرل جیل سے برآمد ہونے والی چیزیں اس بات پر دلالت کرتی ہیں کہ سنٹرل جیل کو بعض انتہائی مکروہ جرائم کے دھندہ کے لئے اڈے کے طور پر استعمال کیا جا رہا تھا ملک کی بعض دوسری جیلوں کو بھی منشیات وغیرہ کی سپلائی کے لئے اڈے کے طور پر استعمال کرنے کی خبریں اور الزامات گاہے بگاہے سامنے آتے رہتے ہیں ۔ جن سے پتہ چلتا ہے کہ منشیات اور جیلوں کے بعض اہلکاروں اور مجرموں کا اس کاروبار سے کوئی خصوصی تعلق ہے صوبائی دارالحکومت لاہور میں ۳ ڈی ایس پی صاحبان اور دو تھانیداروں کی منشیات کے بین الاقوامی سمگلروں سے تعلق کے الزام میں معطلی بتاتی ہے کہ اس گروہ کا دائرہ

باقی صـ ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ صدا سے آگے

سب کو ختم کرکے ایک ہی نظریہ کی طرف آپ کو آنا ہوگا۔ اور وہ نظریہ یہ ہے کہ

انسان کو خدا سے صحیح محبت کرنا سیکھنا چاہیئے۔

جب انسان خدا سے محبت کرنے لگتا ہے تو محبت الٰہی اسے امن کے راستے کی طرف لے جاتی ہے اور یہی وہ جگہ ہے جب بیت الذکر امن کی خاطر بنیادی رول ادا کرتی ہے جب آپ میری اس بات کو مانیں گے تو آپ دیکھیں گے کہ دنیا کی مختلف قوموں کو اپنا نظریہ بدلنے میں مدد ملے گی۔ اس لئے میں یہ کہتا ہوں کہ خدا کی وحدانیت کی طرف آجاؤ اسی سے ہی مختلف طبقوں میں نفرتیں ختم ہوسکتی ہیں

حضور ایدہ اللہ نے یہ اہم نکتہ ارشاد فرمایا کہ جب ہم خدا سے ڈرنے کا ذکر کرتے ہیں تو دراصل ہم خدا کی محبت کا ذکر کر رہے ہوتے ہیں۔ عام انسانوں میں بھی یہ بات ہے کہ جب ہم کسی شخص سے محبت کرتے ہیں تو ہم اس بات سے ڈرتے ہیں کہ ہمارا پیارا کہیں ہم سے ناراض نہ ہو جائے۔ دراصل یہی وہ انداز ہے کہ ہم اللہ کی ناراضگی سے ڈرتے ہیں کہ کہیں ہم اللہ کے پیار سے محروم نہ ہو جائیں۔ یہ بات محبتِ الٰہی کو ظاہر کرتی ہے۔ خدا کا واحد ہونا ہماری دنیا کو ایک جھنڈے کی طرف جمع کرنے کا واضح اشارہ کر رہا ہے۔ اسی لئے میں کہتا ہوں کہ اگر دنیا کو امن کا گہوارہ بنانا ہے تو خدا کی محبت اپنے اندر پیدا کرو۔ اور یہ سوچو کہ ہم سے کوئی ایسی حرکت سرزد نہ ہو جائے جس سے خدا تعالیٰ ہم سے ناراض ہو جائے۔ یہ وہ بات ہے جسے ہم خدا سے ڈرنا کہتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مذاہب کے اختلافات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ سب سے پہلے انسانی شرف اور عزت کو قائم کریں اور یہ کوشش کرتے رہیں کہ انسانوں کے جو گروہی علاقائی یا دیگر تعصبات ہیں۔ ان کو بھول کر معاشرے کی وحدانیت کی طرف توجہ کریں اور اس سے پھر خدا کی وحدانیت کی طرف توجہ کریں۔

حضور ایدہ اللہ نے اہل کینیڈا کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا میں آپ کے گھر میں آکر آپ کو اتحاد اور معاشرے میں اتحاد کا درس دینے آیا ہوں۔ اور آپ کو بتاتا ہوں کہ اس اتحاد کا خدا کی وحدانیت سے گہرا تعلق ہے۔ بہت سے لوگ جب خدا کی محبت LOVE OF GOD کا ذکر کرتے ہیں تو محض سطحی انداز سے کرتے ہیں۔ بہت سے لوگ عبادت گاہوں میں جاکر اللہ کی عبادت کرتے ہیں لیکن جب باہر نکلتے ہیں تو ان کے دل اللہ کی محبت سے اسی طرح خالی ہوتے ہیں جس طرح داخل ہوتے وقت خالی تھے۔ اگر ایسا نہیں ہے تو پھر دنیا میں اچھائی کا دور دورہ ہو جاتا امن سچائی اور خوبصورتی کا چرچا ہوتا۔ یہی وجہ ہے کہ دنیا میں امن کیوں قائم نہیں ہو رہا۔ لوگ خوبصورت عبادت گاہوں میں جاتے ہیں اور اسی طرح واپس آجاتے ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا خدا تعالیٰ کے لئے جو گھر بنایا جائے اس کے بنانے کے تقاضے بھی پورا کرنے چاہئیں۔ اس مرحلے پر حضور ایدہ اللہ نے ایک دلچسپ مثال بیان فرمائی کہ بائرن جو کہ برطانیہ کا مشہور شاعر تھا وہ لنگڑا کر چلا کرتا تھا۔ لیکن چونکہ وہ بڑا مشہور شاعر ہوگیا تھا اسی لئے ان دنوں لندن میں یہ فیشن ہوگیا کہ اچھے بھلے لوگ بھی ذرا سا لنگڑا کر چلتے تھے تو جب کوئی خدا کا سچا بندہ بننا چاہے تو پھر اسے بھی خدا تعالیٰ کے طریق اختیار کرنے چاہئیں۔ یہی سچائی ہے جو باقی رہنے والی ہے کہ دنیا کی حالت اس وقت تک بہتر نہیں بنائی جاسکتی۔ جب تک انسانوں کے دلوں میں صحیح محبتِ الٰہی نہ پیدا کر دی جائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے احمدیوں کو مخاطب ہوتے ہوئے فرمایا کہ جب میرا یہ پیغام دنیا کے کونوں کونوں میں احمدیوں کے اپنے طرزِ عمل اور اخلاق کے ذریعے پہنچے گا تو دنیا محبتِ الٰہی کی طرف جلد تر آنی شروع ہو جائے گی۔

حضور ایدہ اللہ نے آخر میں معززین حکومتِ کینیڈا کا شکریہ ادا کیا تمام احمدی مرد و خواتین کا شکریہ ادا کیا۔ جو اس مبارک موقع پر تکلیف اٹھا کر دور دور سے آئے۔

حضور ایدہ اللہ نے فرمایا میں یقین دلاتا ہوں کہ کینیڈا کے رہنے والے بہت ہی پیارے لوگ ہیں اور میری خواہش ہے کہ ساری دنیا کے لوگ کینیڈا جیسے ہو جائیں ایسے کینیڈا کے لوگوں کی طرح جو خدا تعالیٰ سے محبت کرنے والے ہوں۔ اس پر احباب جماعت اور حاضرین نے زبردست نعرے بلند کئے۔

اس کے بعد کینیڈا کے امیر جماعت مکرم نسیم مہدی صاحب نے حضور ایدہ اللہ سے درخواست کی کہ وہ اس بیت الذکر کا خوبصورت ڈیزائن بنانے پر مکرم پروفیسر گلزار حیدر صاحب کو انعام سے نوازیں۔ چنانچہ مکرم پروفیسر صاحب نے حضور ایدہ اللہ کے دست مبارک سے انعام وصول کیا۔

اونٹاریو کے وزیر اعلیٰ کا پیغام

حضور ایدہ اللہ کے خطاب کے بعد کئی مہمانوں نے تقاریر کیں۔ صوبہ اونٹاریو کی خاتون وزیر نے صوبہ کے وزیر اعلیٰ کی طرف سے اور حکومت کی طرف سے حضرت امام جماعت احمدیہ کو خوش آمدید کہا اور کہا کہ کسی اشد مصروفیت کی وجہ سے وزیر اعلیٰ آج یہاں نہیں آسکے لیکن وہ کل یہاں آکر اس بیت الذکر کو دیکھیں گے۔ خاتون وزیر نے حضرت امام جماعت احمدیہ کو مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ کینیڈا کی اپنی ثقافتی اقدار ہیں اور روایات ہیں۔ ہماری اور آپ کی مشترکہ خواہش ہے کہ آپ امن وسلامتی کا پیغام لے کر بار بار ہمارے پاس آتے رہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس بیت الذکر کی تکمیل کر کے آپ نے اپنا ایک خواب پورا کیا ہے۔ اس ملک کا بھی ایک خواب ہے کہ کینیڈا ایک مضبوط اور متحد ملک کی شکل پا جائے اور یہ بیت الذکر بھی اس خواب کی یادگار رہے گی۔

وزیر اعظم کینیڈا کی مبارکباد

کینیڈا کے ایک وفاقی وزیر نے جو اس سے قبل دفاع کے وزیر رہے ہیں اپنے خطاب میں کینیڈا کے وزیر اعظم کی طرف سے اس بیت الذکر کی تکمیل پر مبارکباد دی۔ وزیر موصوف نے کہا کہ یہ بہت ہی خوشی کا دن ہے اور آپ کی خوشی کی وجہ سے ہمیں بھی خوشی محسوس ہو رہی ہے آپ کا پیغام جن حقائق پر مشتمل ہے وہ لافانی اقدار کی حامل ہیں۔ ہم آپ کے شکر گذار ہیں کہ آپ نے انسانی ہمدردی کے کاموں کے لئے اور پیغام کے لئے کینیڈا کا انتخاب کیا۔ وزیر موصوف نے بتایا کہ کینیڈا کے لوگ ضمیر اور مذہب کی آزادی کے ساتھ رہتے ہیں۔ آخر میں انہوں نے جذباتی انداز میں کہا کہ آپ پہلے بھی کینیڈا تشریف لائے ہیں۔ لیکن اس دفعہ آپ بہت تھوڑے دنوں کے لئے تشریف لائے ہیں۔ میرا دل

باقی صـ۸ پر

بقیہ: صـ۳ سے آگے

بتانا چاہتا ہوں یہ ہے کہ تم ارادہ اور عزم کرو کہ تم میں سے ہر ایک نے اس سال کسی ایک شخص کو تجارت پر لگانا ہے چاہے وہ تمہارے رشتہ داروں میں سے ہو یا کوئی غیر ہو۔ اسی طرح ہر صناع یہ عہد کرے کہ اس نے اس سال کسی نہ کسی شخص کو اپنا کام سکھانا ہے۔ ایک سال میں وہ شخص ماہر کاریگر تو نہیں بن سکتا۔ اگر وہ کام میں لگ جائے گا تو اگلے سال مہارت حاصل کر لے گا۔ لوہار کسی ایک شخص کو لوہار کا کام سکھا دے۔ معمار کسی ایک شخص کو معماری کا کام سکھا دے۔ ترکھان کسی ایک شخص کو ترکھانے کا کام سکھا دے۔ موچی کسی ایک شخص کو موچی کا کام سکھا دے اسی طرح دوسرے لوگ اپنے اپنے فن ایک شخص کو سکھا دیں۔ مرکزی ادارے کو چاہیئے کہ وہ ان خدام کے نام لے۔ اگلے سال ان سے پوچھا جائے کہ انہوں نے اس ہدایت پر کس حد تک عمل کیا ہے۔ اگر تم اس کام کو شروع کردو تو دو سال میں تم دیکھو گے کہ اس طریق پر عمل کرکے تم مذہب ملک اور قوم کے لئے نہایت مفید ثابت ہو سکو گے۔ مگر یاد رکھو تم یہ سوچنے میں نہ لگ جانا کہ جس کو کام پر لگایا جائے وہ تمہارا رشتہ دار ہی ہو۔ چاہے وہ غیر ہی ہو تم نے بہر حال اسے کام سکھانا ہے۔ دوسرے یہ بھی یاد رکھو کہ بعد میں کسی صلے کی امید نہ رکھنا۔ احسان کرنے کے بعد اس کے صلہ کی امید رکھنا قرآن کریم کی تعلیم کے خلاف ہے۔ قرآن کریم کہتا ہے کہ تم احسان کرکے بدلہ کی امید نہ رکھو۔ تمہارا ایسی امید کرنا تمہارے اس کام کو باطل کر دیگا تم یہ نیت کرکے کام سکھاؤ کہ تم اس کے بدلے کی کسی انسان سے خواہش نہیں رکھتے

(فرمودہ ۲۴ اکتوبر ۱۹۵۳ء)

بقیہ: صـ۶ سے آگے

بہت دور تک پھیلا ہوا ہے۔ منشیات کا خاتمہ کرنے کے لئے اس مافیا کو ختم کرنا ضروری ہے کراچی سنٹرل جیل سے ان غیر قانونی چیزوں کی برآمدگی سے ان لوگوں کے خیالات کو بھی تقویت ملتی ہے جو یہ سمجھتے ہیں کہ فوج کو ابھی سندھ سے واپس نہیں بلایا جانا چاہیئے کیونکہ ابھی وہاں بہت سے کام باقی ہیں۔

(روزنامہ جنگ ۸ اکتوبر ۱۹۹۲ء صفحہ)

روزنامہ جنگ کا ایک اداریہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ ۱۸ اکتوبر۔ صبح کے وقت خنکی ہو رہی ہے اور دن کے وقت کسی قدر گرمی کا احساس ہوتا ہے

○ وزیر اعظم نے عوام سے کہا ہے کہ وہ میرا راستہ روکنے والوں کے سامنے دیوار بن کر کھڑے ہو جائیں انہوں نے ضلع جھنگ اور قصور کے سیلاب زدگان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ میں آپ کو آباد کرنے کا درد لے کر آیا ہوں۔ اور میں آپ کے آباد ہونے تک آتا رہوں گا۔ وزیر اعظم نے قصور کو ستلج کی تباہ کاریوں سے بچانے کے لئے ایک کروڑ کی خصوصی امداد کا اعلان کیا۔

○ وزیر اعظم نے کہا ہے کہ سیلاب زدگان کی امداد میں بددیانتی کو معاف نہیں کیا جائے گا۔ کسی مستحق کو امداد نہ ملی تو ذمہ داری مقامی انتظامیہ پر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ اپوزیشن کا یہ پراپیگنڈہ غلط ہے کہ میں ٹیلی ویژن پر فلم بنوانے کے لئے متاثرہ علاقوں میں جاتا ہوں۔

○ وزیر اعظم کے خصوصی مشیر اور وفاقی وزیر چوہدری نثار علی نے کہا ہے کہ پوری ایم۔کیو۔ایم دہشت گرد نہیں ہے۔ اچھے برے لوگ ہر جگہ موجود ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ایم۔کیو۔ایم کو چاہیئے کہ دہشت گردی کو سیاسی ہتھیار کے طور پر استعمال کرنے کی مذمت کرے اور اسے ترک کر دے۔ انہوں نے کہا کہ الطاف گروپ کو خوش آمدید کہا جائیگا

○ وفاقی وزیر چوہدری نثار علی خان نے کہا ہے کہ سندھ میں فوج کا خلاء پر کرنے کے لئے اعلیٰ ترین سطح پر ایک سیاسی پیکیج اور انتظامی ڈھانچہ تیار کیا جا رہا ہے۔ فوج نے اپنے ابتدائی مقاصد پورے کر لئے ہیں اور فوج غیر معینہ مدت کے لئے سندھ میں نہیں رہنا چاہتی۔ اور حکومت کی بھی یہی خواہش ہے۔

○ فوج نے سندھ کے ۲۷ پتھاریداروں اور مجرموں کے سرپرستوں کی فہرست پیش کر دی ہے اور امن و امان کی بحالی کے لئے ان کی گرفتاری کی اجازت دینے کا مطالبہ کیا ہے۔

○ حکومت کی طرف سے سیلاب سے متاثرہ افراد کو دی جانے والی امدادی رقوم کی تقسیم میں ہیرا پھیری کی شکایات پر وزیر اعظم نے خوشاب کے ڈپٹی کمشنر اور اے سی کے فوری تبادلے اور دیگر عملے کے خلاف تحقیقات کے احکامات جاری کئے ہیں اور اسی سلسلے میں ایک کونسلر کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔

○ عوامی نیشنل پارٹی کے سربراہ اجمل خٹک نے کہا ہے کہ اسلامی جمہوری اتحاد کے ساتھ ہمارے اختلافات اگر دور نہ ہوئے تو اے این پی کے ارکان اسمبلی حکومت کی حمایت سے دستبردار ہو جائیں گے۔

بقیہ صـ۷ سے آگے

چاہتا ہے کہ میں آپ کے گھر آ کر آپ سے ملاقات کا شرف حاصل کروں۔ اس پر احباب جماعت نے زبردست نعرہ ہائے تحسین بلند کئے۔ وزیر موصوف نے کینیڈا کے وزیر اعظم عزت مآب برائن ملرونی کا پیغام پڑھ کر سنایا۔ عزت مآب وزیر اعظم نے فرمایا۔

میں حضرت امام جماعت احمدیہ کو خوش آمدید کہتا ہوں کہ آپ اس بیت الذکر کی افتتاحی تقریب سے خطاب کرنے آئے ہیں۔ بیت الذکر آپ لوگوں کی مجلسی زندگی کا نقطۂ مرکزی ہے۔ اس خوشی کی تقریب میں میں اپنی طرف سے آپ کو مبارکباد پیش کرتا ہوں۔

بعد ازاں امیر جماعت کینیڈا مکرم نسیم مہدی صاحب نے مبارکبادی کے پیغامات سنائے ان میں کینیڈا کے گورنر جنرل کا پیغام۔ کئی وفاقی وزراء کے پیغامات اور کینیڈا کے کئی شہروں کے میئر صاحبان کے پیغام شامل تھے۔ جنہوں نے اس بیت الذکر کی افتتاحی تقریب کے موقعہ پر ایک حکم نامہ جاری کیا ہے جس کے تحت آج کے دن یا موجودہ ہفتہ کو جماعت احمدیہ کی خوشی کے نام مخصوص کیا گیا ہے۔ جن شہروں نے آج کے دن کو "بیت الذکر ڈے" (یوم بیت الذکر) قرار دیا ہے۔ ان میں مسی ساگا۔ کیلگری ویٹکسن۔ الیسٹ یارک۔ سسکاٹون سکاربورو۔ اور وان کے شہر شامل ہیں۔

وان شہر کی خاتون میئر خطاب کرنے آئیں تو مکرم امیر صاحب نے ان کا تعارف کرواتے ہوئے بتایا کہ ۱۹۸۶ء سے ان کا جماعت احمدیہ سے رابطہ ہے یہ ہمیشہ ہمارے کاموں کو قدر کی نگاہ سے دیکھتی ہیں اور ہمارے کام آتی رہی ہیں۔

خاتون میئر نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ آج کے دن کا انتظار کئی دنوں سے کیا جا رہا تھا۔ میرے لئے یہ دن بڑی خوشی عزت اور فخر کا دن ہے کہ آج میں اس تقریب میں موجود ہوں۔ انہوں نے کہا کہ اس بیت الذکر کی تعمیر نے اس علاقے میں نیک اثر پیدا کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ مجھے کئی احمدی تقاریب میں جانے کا اتفاق ہوا ہے میرا تاثر ہے کہ احمدی افراد مختلف اقوام کو اتحاد کا درس دیتے ہیں اور تفرقہ بازی سے روکنے کی کوشش کرتے ہیں مجھے آپ کے اچھے کام اور تسلی بخش رفتار پر تسلی ہے خدا کرے کہ آپ اسی طرح ترقی کرتے رہیں۔

انہوں نے پہلے مکرم نسیم مہدی صاحب کو ایک پینٹنگ تحفۃً پیش کی اور اس کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کا نہایت اثر آفریں رنگ میں ذکر کیا اور بتایا کہ میں آپ کے علم اور آپ کی باتوں سے بہت متاثر ہوں۔ آج صبح جب کہ آپ بڑے مصروف تھے آپ نے اس کے باوجود مجھے ملاقات کا وقت دیا اور جب میں نے ملاقات میں ذکر کیا آج بڑی سردی ہے اور مجھے سردی لگ رہی ہے تو آپ نے اپنی بیٹی کی گرم چادر منگوا کر میرے گرد لپیٹ دی۔ میں اس جذبے سے بے حد متاثر ہوئی ہوں۔ انہوں نے حضور کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ آپ ہمارے دل میں بھی بستے ہیں اور اس علاقے وان میں بھی بستے ہیں انہوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کو وان شہر کی شہریت کا نشان پیش کیا۔ یہ ایک کلاک ہے جس پر شہریت دینے کا ذکر کندہ ہے۔

اکسیر معدہ

پیٹ درد، بدہضمی، بھوک نہ لگنا، دائمی قبض، دست، کھٹے ڈکار، نفخ، متلی اور ہیضہ کیلئے بمنزلہ اکسیر ہے۔ قبض کی عادت کو دور کرتا ہے۔ عام استعمال کی بے نظیر چیز ہے۔ اس کا ہر گھر میں ہونا ضروری ہے۔ قیمت -/۶، -/۱۲، -/۲۴ روپے

خورشید یونانی دواخانہ
گولبازار۔ ربوہ

پتہ

جدید ہومیوپیتھی

کیوریٹو سسٹم (CURATIVE SYSTEM) ہومیوپیتھی کی جدید ترین (MODERN) صورت ہے۔ محض چھوٹی طاقت (۳۰ پوٹینسی یا اس سے کم) کے چند مرکبات تو یورپ اور ایشیا کی کئی کمپنیاں پیش کرتی ہیں لیکن ٹنکچر (Q) سے لے کر ۶، ۳۰، ۲۰۰، ۱۰۰۰، دس ہزار اور لاکھ طاقتوں (POTENCIES) میں ۵۰۰ مکمل اور مختصر کورسز میں عام استعمال کی انسانی، حیوانی اور پولٹری ادویات کا ایک نظام صرف ہم پیش کرتے ہیں۔ پرانی، ضدی، بار بار حملہ کرنے والی اور پیچیدہ امراض کے مکمل کورسز، رہنما لٹریچر کے ساتھ ایسا آسان طریقہ علاج مہیا کرتے ہیں کہ ہومیوپیتھک ڈاکٹروں کے ساتھ ساتھ بڑی تعداد میں ایلوپیتھ ڈاکٹر اور یونانی طبیب بھی ان سے بھرپور استفادہ کر رہے ہیں۔ عام پڑھے لکھے لوگ بھی استفادہ کر سکتے ہیں ـــــ مفصل لٹریچر ہر شہر کے کیوریٹو سٹاکسٹوں سے مفت یا ایک روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک طلب کریں۔

کیوریٹو میڈیسن کمپنی (رجسٹرڈ) (ڈاکٹر راجہ ہومیو) ربوہ فون ۶۰۶، ۶۰۷، ۷۲۱